سلام

شاعر اہلبیتؑ حضرت نجم آفندیؒ

ربط بڑھتا جارہا ہے ماتمِ شبیرؑ سے
واسطہ کیا ہو مجھے دنیا کی دارو گیر سے

حریّت کی منزلوں میں سید سجادؑ نے
استفادہ کر رہا ہوں موت کی تاخیر سے

سلسلہ جاری ہے صدیوں سے غمِ شبیرؑ کا
ہاتھ خالی ہی کہاں ہیں ماتمِ شبیرؑ سے

جب زباں پر یاعلیؑ آتا ہے فرطِ شوق میں
اک نیا جادہ بنایا پائے در زنجیر سے

پوچھتے ہو اب غمِ شبیرؑ کی تاثیر کو
کتنے دل زخمی ہوئے ہیں حُر ملا کے تیر سے

اہلِ بیتِ مصطفیٰؐ ہیں ماخذِ علم و عمل
اک سہارا چاہتا ہوں نعرۂ تکبیر سے

کون سمجھے صاحبِ نہج البلاغہ کا مقام
اب یہ آگے بڑھ چکا ہے منزلِ تاثیر سے

ہم نے باب العلم کی چوکھٹ کا بوسہ لے لیا
کر تو دو ان کو الگ اسلام کی تصویر سے

یہ اک ادنیٰ سی کرامت ہے غمِ شبیرؑ کی
مل گئی تحریر جب قرآن کی تحریر سے

ان سے کہدو جو خلافِ ماتمِ شبیرؑ ہیں
لوگ ادھر الجھے رہے قرآن کی تفسیر سے

تم نے قرآں در بغل جگ میں اندھیرا کر دیا
آدمی انسان بنتا ہے غمِ شبیرؑ سے

اپنے خوں سے نقش اِلَّا اللہ کیوں لکھتے حسینؑ
گردنیں اپنی بچاؤ دست خیبر گیر سے

کربلا کی راہ میں حائل تھیں کتنی مشکلیں
روشنی کی ہم نے اہلِ بیتؑ کی تفسیر سے

کام چلتا گر دوات و خامہ کی تحریر سے
نجمؔ پہونچا لڑتا بھڑتا گردشِ تقدیر سے

کربلا کی راہ میں حائل تھیں کتنی مشکلیں
نجمؔ پہنچا لڑتا بھڑتا گردشِ تقدیر سے